ارفع الدرجات
مع
تشریح تحقیقات
تحقیقات
شیخ الحدیث علامہ قاضی
عبد الرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی
مکتبہ امام احمد رضا

نام کتاب: ارفع الدرجات مع تشریح تحقیقات

مصنف: شیخ الحدیث علامہ عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی

کمپیوٹر گرافکس: حافظ محمد اسحاق ہزاروی

طباعت : ستمبر 2012

قیمت: -/170 روپے

ناشر: مکتبہ امام احمد رضا کری روڈ شکریال راولپنڈی

E.mail:Mehrul.uloom@yahoo.com

0321-5098812

ملنے کے پتے

- اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- شبیر برادرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی
- مکتبہ فیضان سنت واہ کینٹ

یہی اہلِ علم جب نبی کریم ﷺ کی تخلیق اول اور آپ کے نور اور آپ کی نبوت عالمِ ارواح سے لے کر تا ابد بیان کرنے میں قرآن واحادیث اور دوسری کتب کا حوالہ دیتے ہیں تو میں حیران ہوتا ہوں کہ ان سے زیادہ تحقیق تو استاذی المکرّم تنویر الابصار اور کوثر الخیرات میں کر چکے ہیں۔

دوسری وجہ کی تفصیل:

استاذی المکرّم کی کتاب تحقیقات میں کچھ عبارتیں مبہم ہیں جن کی وضاحت صرف ایک لفظ سے کی جاسکتی ہے۔ کچھ عبارات ثقیل ہیں ان کو پہلی کتب کے مطابق بہتر طریقہ سے تبدیل کیا جاسکتا ہے، اس میں نہ شان میں کوئی فرق آئے گا اور نہ ہی کوئی شکست لازم آئے گی بلکہ محقق ومدبر کی شان ہی یہی ہے۔

میری مؤدبانہ گذارش یہ ہے:

(۱) کہ کتاب کے شروع میں پہلے تو وہ عقیدہ مکمل ذکر کیا جائے جو میں نے آپ کی کتب سے اخذ کیا ہے لوگ ہزار مرتبہ کہتے رہیں کہ آپ اپنے عقائد سے پھر گئے ہیں لیکن میں تو یہ مفروضہ قائم نہیں کرسکتا۔ حقیقتِ حال سے واقف ہوں آپ کے عقائد کے صحیح ہونے اور ان پر پختگی سے قائم رہنے کی وجہ سے ہی تو مجھے بھی عقائدِ صحیحہ کا پتہ چلا اور آپ کی دعاء اور آپ کی محنت وشفقت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر قائم ودائم ہوں۔

(۲) آپ کا وضاحتی خط جو مجھے ایک شخص کے ذریعے ملا جسے میں ابتدائیہ کے بعد اپنے اس رسالہ میں شامل کر رہا ہوں اسے بھی کتاب تحقیقات میں شامل ضرور ہی کرلیں۔

(۳) جہاں بھی آپ اپنی کتاب تحقیقات میں یہ ذکر فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال بعد نبوت عطاء کی گئی وہاں ہی ساتھ یہ ذکر ہو کہ "چالیس سال بعد نبوت جسمانی" آپ کو حاصل ہوئی۔

(۴) اس سے پہلے نبوتِ جسمانی اور نبوتِ روحانی کی تعریف کردی جائے جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں بالفعل اور بالقوۃ کی تعریف کردی۔ اگرچہ تحقیقات میں وہ تعریف موجود ہے لیکن ابتداء میں بھی اس کا ذکر ضروری ہے۔ اگرچہ جہلاء پھر بھی نہیں سمجھیں گے کہ نبوت بالفعل کا مطلب کیا ہے؟ نبوت روحانی سے بالفعل کا ثبوت کیسے اور نبوت جسمانی سے چالیس سال تک نفی کیسے؟ لیکن کسی جائل کی جاہلانہ گفتگو سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۵) جو عبارتیں کچھ ثقیل ہیں ان کو ضرور بدل دیا جائے جیسا کہ میں نے رسالہ کے آخر میں دو تین مثالیں دی ہیں۔

(۶) کتاب کا ابتدائیہ جس محبّ نے لکھا ہے وہ کتاب کی تصنیف کا تجربہ نہیں رکھتا، اس کو بدل کر ایسا مقدمہ لکھا جائے جس میں شائستگی اور محبت سمجھ آجائے۔

(۷) پیر نصیر الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میرے خیال میں کتاب کا آنا ہی درست نہیں تھا۔ اگر کوئی ضرورت تھی تو اعتراض و جواب کی شکل میں کتاب آنی چاہیے تھی۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ پیر صاحب مرحوم کی تقریر و تحریر میں آپ کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے گئے زندگی میں مقابلہ کسی حد تک سمجھ میں آتا ہے لیکن اس قسم کا تخالف جو فتنہ کا سبب ہو وہ مستحسن نہیں اور مسلک کا نقصان اور اغیار کو فائدہ ہوتا ہے۔ یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ لاہور کے ایک مدرسہ کے ایک شخص نے فتنہ قائم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آئے دن رسالہ میں شائع کر کے کہ مولنا اشرف صاحب نے رجوع کرلیا، کبھی رجوع سے پھر گئے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ جتنی مخالفت بڑھتی چلی جاتی ہے اتنا ہی مزاج سخت ہوتا ہے لیکن یہ میرا مشورہ میری سمجھ کے مطابق مفید ہے۔

(۸) زیادہ بہتر ہے کہ جو آپ کے اپنے قلم سے پیر صاحب کی مخالفت میں ان کے وصال کے بعد الفاظ تحریر ہوئے ان کو ضرور حذف کردیا جائے۔

وجہ تالیف رسالہ اور گذارشات:

میں اس مسئلہ میں خاموش رہا کہ مجھے دونوں حضرات کی غلامی کا شرف حاصل رہے کسی ایک کا طرف دار نہ سمجھا جائے، لیکن جب ہر طرف سے ٹیلی فون آنے شروع ہو گئے کیا مولنا محمد اشرف صاحب نبی کریم ﷺ کی چالیس سال تک نبوت کے منکر ہیں۔ پھر آپ کی مخالفت میں لکھے ہوئے کتابچے ملنے شروع ہوئے جن کے نام اور ان میں لکھے ہوئے مضامین میں جس زبان کا استعمال کیا گیا اس سے دل جل اٹھا۔

اگر چہ تین کتابچے مہذب انداز میں آپ کے تخالف میں لکھے ہوئے ملے۔تو میں نے آپ کی تین کتب کا مطالعہ کر کے بعض عبارات کو قلمبند کیا پھر ان کا علامہ شعرانی رحمہ اللہ کی کتاب "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر" کی عبارات سے موزانہ کیا ان کی بھی کچھ وہ عبارات قلمبند کیں۔ اسی دوران چینوٹ سے ایک مولنا صاحب کا ٹیلیفون آ گیا۔ انھوں نے بھی یہی سوال کیا کہ مولنا محمد اشرف صاحب کی کتاب تحقیقات میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کا چالیس سال کی عمر تک کا انکار کیا گیا ہے۔ میں نے ان کو آپ کی کتب سے حاصل کیا ہوا آپ کا عقیدہ بتایا ساتھ ہی یہ کہا کہ آپ کی کتاب میں بعض سرخیاں غلط فہمیاں پیدا کر رہی ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ ٹیلی فون کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ایک مرتبہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے تمہارا ذکر بہت اچھے الفاظ میں کیا تھا۔ فیصل آباد میں بہت انتشار پھیل چکا ہے کہ مولنا محمد اشرف صاحب نبی کریم ﷺ کی چالیس سال تک نبوت کے منکر ہو گئے۔ اس لئے آپ کچھ عرض کریں کہ استاذ محترم اس مسئلہ کو سلجھائیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں کچھ مضامین قلمبند کر رہا ہوں وہ رسالہ کی شکل میں بمع اپنی گذارشات کے استاذی المکترم کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا۔

شاید آپ یہ سن کر بھی حیران ہو جائیں گے کہ ایک منحوس جس نے میرے پاس ابتداء سے انتہاء تک کتب پڑھی ہیں، اگر چہ کچھ کتابیں اس نے کسی میرے شاگرد یا کسی اور بزرگ سے پڑھی بھی ہیں تو مجھ سے وہ دہرائی ہیں۔ جب اسکے متعلق بھی پتہ چلا کہ وہ بھی آپ کے خلاف ٹوہ لگا رہا ہے تو دل بہت دکھا کہ جو شخص ابھی تو کتابوں کو کما حقہ سمجھنے سے قاصر ہے وہ بھی

ٹونک رہا ہے۔

دماغ ہے بھی تو عقلِ سلیم سے خالی
نظر میں نور نہیں خوش نظر بنے ہوئے ہیں
ہمارا نام انھیں اب گراں گزرتا ہے
ہمارے کام سے جو نامور بنے ہوئے ہیں
سبھی پہ جہالت و حماقت جن کی عیاں ہے راشد
وہ کس بناء پہ یہاں معتبر بنے ہوئے ہیں

اس لئے اس دلدل سے نکلنے کیلئے تحقیقات کی نئی ترتیب میری گذارشات کے مطابق دی جائے تو بہتر ہے۔ اگر مجھے اجازت دی جائے تو عربی عبارات آپ کی تمام باقی رکھتے ہوئے اردو کی کانٹ چھانٹ اور شرح کے ساتھ کتاب کو غیر متنازع ترتیب دے دوں۔

مسئلہ میں جب اختلاف نہیں تو اختلاف پیدا کیوں کیا جا رہا ہے؟

استاذی المکرم کا عقیدہ جو میں بیان کر چکا ہوں وہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے اور وہی معترضین ومخالفین کا ہے تو اختلاف کیوں؟

جو علماء کرام سنجیدہ ہیں ان کی خدمت میں درخواست یہ ہے:

پہلے استاذی المکرم کی تینوں کتب تنویر الابصار، کوثر الخیرات اور تحقیقات کا مطالعہ کریں آپ کے عقائد دیکھیں اپنی طرف سے مفروضہ قائم کر کے یہ ثابت نہ کریں کہ آپ نے اپنی پہلی کتب سے انحراف کر کے نیا عقیدہ قائم کر لیا۔ یہ بہتانِ عظیم ہے علماء کی شان کے لائق نہیں۔ راقم نے کسی کے خلاف گندی زبان استعمال نہیں کی۔ گندی زبان والوں کی تحریروں کو پڑھ کر بھی صبر و تحمل سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی صلاحیت دے رکھی ہے کہ ان کا مؤاخذہ بھی کر سکتا ہوں۔ کون ہے جو گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں دے سکتا ایک کے بدلے دس گالیاں دینا بھی آسان ہے لیکن اللہ تعالیٰ جاہلانہ اور احمقانہ انداز سے بچائے۔ آمین

عبدالرزاق بھترالوی، حطاروی